ISSN : 2348-2257

ماہ نامہ

تہذیب الاخلاق

جولائی ۲۰۱۸ء

ادارۂ تہذیب الاخلاق و ثقافت، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

₹ 15/-

Scanned by CamScanner

فہرست

اداریہ	صغیر افراہیم	۵
سرسید کا نظریۂ تعلیم	پروفیسر افتخار عالم خاں	۷
حیرت سرائے کی کہانیاں	پروفیسر اطہر صدیقی	۱۳
جدیدیت سے ہم آہنگی کے امکانات اور سرسید کی صحافت (قسط: ۴۵)	پروفیسر شافع قدوائی	۱۸
حق آگاہ وحق شناس (مولانا سید علی نقی نقوی)	سید مرتضیٰ حسین بلگرامی	۲۲
مولانا اقبال سہیل کے شاگرد اسلم سہیل	ڈاکٹر ایم نسیم اعظمی	۲۹
کوما	ڈاکٹر عبدالمعز شمس	۳۶
پاکستانی جامعات واداروں میں سلسلۂ محاضرات	پروفیسر ابوسفیان اصلاحی	۴۳
غازی ودرویش کا اتصال (ملتان کے دید وشنید کا ایک نیا منظرنامہ)	پروفیسر عبیداللہ فہد فلاحی	۴۹
دبستانِ لکھنؤ کے شعری امتیازات	ڈاکٹر نسرین بیگم (علیگ)	۵۶
عورت-قرآن وحدیث (سیرت امہات المومنین کی روشنی میں)	ڈاکٹر سید اشہد کریم	۶۰
سید العلماء آیۃ اللہ سید علی نقی اور مباحث کلام جدید	اصغر اعجاز قائمی	۶۷
اک معرکہ لہو کا-ایک تجزیہ	ڈاکٹر فیروز عالم	۷۵
یوسفی نہیں رہے تو کیا، ہم 'عہدِ یوسفی' ہی میں ہیں!	عالم نقوی	۷۸
آہ! عہدِ حاضر کا بابائے ظرافت ودریائے لطافت مشتاق یوسفی آخر چل بسا!	محمد عبّاس دھالیوال	۸۰

تہذیب الاخلاق کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ان سے متفق ہو۔
پرنٹر وپبلشر رجسٹرار (اے۔ایم۔یو علی گڑھ) نے لیتھو آفسیٹ پرنٹرس کے توسط سے چھپوا کر ادارۂ تہذیب الاخلاق و نشانت، ڈی۔۷، شبلی روڈ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے شائع کیا۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر فیروز عالم*

اِک معرکہ لہو کا - ایک تجزیہ

شہادت امام حسین اسلامی تاریخ ہی نہیں، انسانیت کی تاریخ کے المیوں میں سرِ فہرست ہے۔ حق اور باطل کی اس جنگ میں حضرت امام حسین نے اپنی جان کی قربانی دے کر اسلام کا پرچم بلند رکھا۔ یزید جنگ جیت کر بھی ہار گیا اور ۱۰ رمحرم ۶۱ ہجری سے آج تک مخلوقِ خدا اس پر لعنت بھیج رہی ہے۔ اس موضوع پر یوں تو بہت ساری کتابیں تحریر کی گئی ہیں، تاریخی بھی، نیم تاریخی بھی، شعری بھی اور افسانوی بھی، لیکن اردو میں لکھی گئی زیادہ تر کتابوں میں جذباتیت کا غلبہ نظر آتا ہے۔ پروفیسر قمرالہدیٰ فریدی نے تاریخی حوالوں کی مدد سے اس واقعے کو ''اِک معرکہ لہو کا'' کے زیرِ عنوان پیش کیا ہے۔ اگر چہ یہ کتاب تاریخی نوعیت کی ہے لیکن مصنف کا اندازِ بیان ایسا ہے کہ بعض اوقات ناول کا گمان گزرتا ہے۔ مصنف نے نہایت معروضی انداز میں تمام واقعات کو ترتیب وار پیش کیا ہے اور اس پورے پس منظر پر روشنی ڈالی ہے جس میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھیوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

اس کتاب میں حضرت امیر معاویہ کے انتقال اور یزید کی تخت نشینی سے قبل عرب کے سیاسی حالات پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے مصنف نے بتایا ہے کہ کن حالات میں حضرت عثمان غنی اور پھر پانچ برس کے مختصر عرصے میں حضرت علیؓ کی شہادت ہوئی۔ حضرت امام حسنؓ کو زہر دیا گیا جس میں شک کیا جاتا ہے کہ یزید بن معاویہ کی سازش شامل تھی۔ ۲۶ رجب ۶۰ ہجری کو امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد اُن کا بیٹا یزید شام کا حکمراں بنا۔ اس نے مدینے کے گورنر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو حکم بھیجا کہ وہ حضرت حسین، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے وفاداری کا حلف لے کر یزید کے نام پر بیعت لیے بغیر ہرگز نہ چھوڑے۔ ولید نے حضرت امام حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو طلب کیا۔ دونوں اس وقت مسجد نبوی میں تھے۔ بے وقت کی طلبی نے انھیں شک وشبہے میں مبتلا کر دیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے فوری طور پر حاضری سے معذوری ظاہر کی لیکن حضرت امام حسین تھوڑی دیر بعد چند نوجوانوں کے ساتھ ولید کے پاس پہنچے۔ اس نے انھیں امیر معاویہ کے انتقال کی خبر دی اور یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے کہا۔ حضرت حسینؓ نے اکیلے میں بیعت کرنے سے منع کیا اور کہا کہ تمام مسلمانوں کی ایک میٹنگ بلائی جائے۔ میں عوام کی اکثریت کی رائے تسلیم کر لوں گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے۔ مروان بن حکم جو ولید سے پہلے مدینے کا گورنر تھا اس نے اسے مشورہ دیا تھا کہ حضرت حسین اگر بیعت پر راضی نہ ہوں تو انھیں قتل کر دیا جائے۔ جب حضرت حسینؓ وہاں سے

---

* مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد-۵۰۰۰۳۲ (تلنگانہ)

Scanned by CamScanner